"کپتان سے کیپ تان تک" مزاح ہی مزاح
کرنل ڈاکٹر اسد محمود خان

محمد اسماعیل جوئیہ

پی۔ایچ۔ڈی سکالر، اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، پاکستان

ڈاکٹر شمائلہ مہرین

لیکچرار یونیورسٹی آف اکاڑہ

ڈاکٹر عنبرین شاکر

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو نمل اسلام آباد

Abstract:
Lieutenant. Colonel Asad Mehmood Khan worte this book. In 2015, it is published by Captaning company Lahore. It has total 200 pages. Colonal Sabib wrote two obstructs. First one for his mother & father and the second for Colonel Sajid Hussain Bhatti, Major Abdul Sattar, Major (R) Shahid Sadiq and Major Furqan Abrar. Basically this book refelects the training and different courses. Mostly incidents of this book occours in Pakistan Military Academy Kakol. He adopts a very fine, perfect, light and rich style of humor writing in all incidents.
In this book, he presented the combination of Urud, English and Punjabi languages in a very humorous style. To read them the reader enjoy and laugh. He is really a
master of humor. His humor is full of pleasure.

Key word *;military , homour, captain, training.*

کلیدی الفاظ: فوج، مزاح، کپتان، ٹریننگ

لیفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان کی کتاب کیپ تان البلال پبلشنگ کمپنی لاہور نے ۲۰۱۵ء کو شائع کی۔ یہ کتاب کل ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب پر کرنل صاحب نے دو انتساب لکھے ہیں۔ انتساب اول جو امی اور ابو کے نام ہے جبکہ انتساب دوم میں "کیپ تان" کے چار درویش ہیں جس میں کرنل ساجد حسین بھٹی، میجر عبدالستار، میجر ریٹائرڈ شاہد صادق اور میجر فقیر ابرار ہیں۔ اس کتاب کا دیباچہ کرنل صاحب نے

خود لکھا ہے۔بنیادی طور پر یہ کتاب پیشہ ورانہ تربیت اور مختلف کورسز کی عکاسی کرتی ہے۔اس کتاب کے زیادہ تر واقعات پی ایم اے کاکول، ٹریننگ کے شب وروز، مختلف دوستوں کے اذکار اور کیڈٹ کے ابتدائی ایام سے لیکر کپتانی تک کے قصے کہانیوں پر مشتمل ہیں جن کو مزاحیہ انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کتاب کے موضوعات سے ہی آپ کو اس کی ظرافت کا اندازہ ہو جائے گا۔جیسے ہائے لافٹینی، ہائے لافٹینی، ستاروں پر ستارے، پٹھو! ہائے ذمہ داریاں، کیپ۔تان، کچا کپتان، پکا کپتان اور زیرو کٹ سے الجھی لٹ تک وغیرہ وغیرہ۔کرنل صاحب کی اس سے پہلے بھی دو کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔کرنل صاحب کی یہ کتاب اپنے اندر تازگی کا ایک نیا احساس لئے ہوئے ہے۔وہ اپنے دیباچہ میں ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

> ”میرا ماننا ہے کہ یادیں بانٹنے سے محفوظ ہوتی ہیں۔جبھی تو میں نے اپنی قیمتی یادوں کو قاری کے ساتھ بانٹنے کا ارادہ کیا ہے اور پہلی بار پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول کے دوران ایک کیڈٹ کی تربیتی مراحل کی حسین یادوں کو ”کاکول پریڈ“ کی صورت میں قاری سے بانٹا قاری کی محبت نے جہاں میری یادوں کو محفوظ بنایا وہاں میری باقی یادوں کو بانٹنے کا خوبصورت اور مضبوط جواز بھی پیدا کر دیا۔جس نے بعد ازاں ایک لیفٹین کی لیفٹینوں سے مزیّن ”لاف ٹین“ اور اب ایک کپتان کی کپتانیوں سے ”کیپ تان“ کی تکمیل کا سفر مکمل کیا۔میری خواہش تھی کہ ان خوبصورت یادوں کو جہاں لطیف پیرائے میں آپ سب کے ساتھ بانٹوں وہاں فوجی وسول زبان وبیان اور روزمرہ کے ملک گیر محسوس فاصلوں کو بھی کم کروں۔“[۱]

کیپ تان جیسا کے نام سے ظاہر ہے بنیادی طور پر یہ کتاب ٹریننگ کے ایام یعنی پی۔ایم۔اے کاکول سے لیکر کپتان بننے تک کی داستان ہے جس کو کرنل صاحب نے نہایت دلچسپ اور شگفتہ انداز میں قاری تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔کرنل صاحب نے دراصل عساکر پاکستان کی طنزیہ مزاحیہ روایت کو قائم رکھا ہے۔اس نے اپنی ٹریننگ کے ابتدائی ایام اور مختلف کرداروں سے مزاح کشید کرنے کی کوشش کی ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ یہ کوئی آسان مرحلہ نہیں ہے بلکہ اس مرحلے میں سردی، گرمی، موسم کی شدت، گھر سے دوری، دوستوں کی یادیں، کالج کا زمانہ، اپنے گاؤں کی گلیاں اور بہت کچھ یاد آتا ہے جن کو برداشت کرنا

پڑتا ہے اور مردانہ وار حالات کا مقابلہ کرنے کے بعد جا کر کہیں کندھوں پر خوشیوں اور ترقیوں کے پھول کھلتے ہیں۔ ہاں جی وہ پھول جو لیفٹینی کو کپتانی میں بدل دیتے ہیں۔ کرنل صاحب لیفٹینی کورس کے اختتام پر واپسی کا نقشہ کچھ اس انداز سے کھینچتے ہیں کہ قاری زیر لب مسکرا اٹھتا ہے:

> ”جب لیفٹین نہیں رکتا تو بھلا کورس کی کیا مجال رکنے کا سوچ بھی پائے یہی وجہ تھی کہ ہمارا یہ کورس بھی انٹر کے بعد کئے گئے کورسوں کی طرح گزر گیا اور خبر اس سمے ہوئی جب سرکاری خدمت گار جسے ہم شاہی ایلچی کا خطاب دے چکے ہیں۔ اپنی بغل میں سرخ فائل میں رکھے ”کورس کلیئرنس“ کے فارموں کے ساتھ وارد ہوا اور ہم سے خالی خانوں میں دستخط کروا کر باقی ماندہ کلیئرنس کے لیے چل پڑا کیونکہ کورس کے بعد کلیئرنس کرانا بھی لگ بھگ ایک کورس ہوتا ہے۔ جسے لیفٹین یا کپتان کا سرکاری خدمت گار سرانجام دیتا ہے۔ شاہی ایلچی آخری دن روانگی سے چند گھنٹے پہلے حاضر ہو کر اپنے اپنے صاحب کے بستر بند کو رول کرتا اور بس کی چھت پر رکھتا، یہ مزے سے یونٹ کی طرف چل پڑتا ہے۔ جبکہ صاحب بے چارہ کھڑکی والی سیٹ کی تلاش میں کئی بسیں گھسا کر آخر منٹھار بس سروس کی پچھلی سیٹ پر ٹانگیں پسیار کر واپس کا سفر شروع کرتا ہے۔“(۲)

لیفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان عساکر پاکستان کے لاڈلے اور اس روایت کے جاندار مزاح نگار ہیں آپ کا اسلوب بیان کھردرا نہیں بلکہ کرارا اور لطیف ہے۔ وہ مزاح لکھتے ہوئے اپنے قلم کو شیرے اور شہد سے بھگو لیتا ہے۔ مزاح کے ساتھ ساتھ اگر آپ کسی جگہ پر طنز کی چوٹ بھی لگاتے ہیں تو وہ بھی شگفتہ انداز میں یعنی آپ کی طنز کو شگفتہ طنز کہا جا سکتا ہے۔ آپ کے طرزِ نگارش کے بارے میں ڈاکٹر طاہرہ سرور ایک جگہ یوں لکھتی ہیں:

"اسد محمود خان کا اسلوب شگفتہ اور رواں ہے۔ ان کا اندازِ بیان ہی اتنا خوبصورت ہے کہ قاری کی دل چسپی برقرار رہتی ہے اووہ جوں جوں کتاب پڑھتا جاتا ہے اس کا تجسس بڑھتا جاتا ہے۔"(۳)

مختلف کرداروں کی زبان اور ان کی عادات و اطوار سے مزاح کشید کرنا ایک فنی مہارت ہے۔ اور اس فنی مہارت پر کرنل اسد محمود خان پورا پورا اترتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب "کیپ تان" میں پیشہ ورانہ عسکری تربیت سے لے کر فیلڈ میں پریکٹیکل لائف تک بہت سے کرداروں کا ذکر کیا ہے۔ جس میں ان کے ٹریننگ کے اساتذہ بھی ہیں اور میجر کنسلیٹشن بھی اپنے سرکاری ایلچی بھی ہیں اور لانگری بھی صوبیدار میجر کی بڑھکیں بھی شامل ہیں اور حوالدروں کی گپ بازیاں بھی دھوبیوں کی چالاکیاں بھی ہیں اور فوجی ڈرائیوروں کی پھرُتیاں بھی الغرض انہوں نے اس کارواں کے ہر کردار کو بڑے قریب سے دیکھا اور ان کو مزاحیہ رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ ایک جگہ پر جیدے حوالدار کے بارے میں یوں ہلکا پھلکا مزاحیہ انداز اختیار کیا:

"لنگر کی پوزیشن جو بھی ہو ایک فوجی کی پہنچ سے دور نہیں ہو سکتی، جبکہ کچھ تو ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی پہنچ سے لنگر دور رکھنے کی پوری پوری کوشش بھی ناکام ہو جایا کرتی ہے۔ ہماری کمپنی میں پلنے والے حوالدار جاوید جسے سب پیار سے "جیدا پہلوان" کہتے ہیں۔ کچھ ایسے جُثّے کا مالک رہا ہے کہ موصوف کی پہنچ سے لنگر کو دور رکھنا پڑتا ہے۔ اب ایسا بھی نہیں تھا کہ جیدا پہلوان صرف لنگر کی حد تک ہی محدود رہا ہو گا۔ البتہ موصوف نے اپنی رنگروٹی میں کہیں کسی استاد سے سن لیا تھا کہ "رجاں گے تے بھجاں گے "بس پھر کیا تھا، جیدا کبڈی کا کھلاڑی بھی رہا اور لنگر کا شیدائی بھی جیدا پہلوان کسی بھی جگہ دیر سے پہنچ سکتا تھا لیکن لنگر پر نہیں۔ لنگر پر عموماً روٹیاں گن کر پکائی جاتی ہیں۔ لیکن موصوف کے لیے گن گن کر پکائی جاتی تھیں۔ جوان روٹی دیکھ کر لنگر میں جاتا تو جناب موقع دیکھ کر کیونکہ موقع بہ موقع کھانے اور کھانے کا حساب ہی الگ ہوتا ہے۔"(۴)

لفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان نے نہ تو میجر سید ضمیر جعفری کی طرح تحریف نگاری اور تضمین نگاری سے کام لیا ہے اور نہ لیفٹیننٹ کرنل مسعود کی طرح تیکھے اور تیز جملے لکھے ہیں۔ بلکہ انہوں نے کیڈٹ کہانی کو بڑی سادگی اور روانی سے عام فہم انداز میں لکھا ہے۔ شگفتہ لب ولہجہ، دلکش انداز، روانی ورنگینی اور

لفظی ہیر پھیر آپ کی تحریر کی پہچان ہیں۔ آپ نے اپنی تحریروں میں زیادہ تر لفظوں کا کھیل کھیلا ہے۔ اور کہیں کہیں دیگر عسکری ادیبوں کی طرح پنجابی کے الفاظ کو استعمال کر کے قاری کو ہنسانے کی کوشش کی ہے۔انہوں نے اپنی اس کتاب میں اس طرح کے پنجابی الفاظ استعمال کیے ہیں جو فوجی زندگی کے بالکل قریب ہیں مثلاً:

> "جی ٹی روڈ پر چلتی گاڑی جس کے پچھلے دروازوں پر بڑا بڑا"فوجی ٹیم"لکھا ہوتا ہے۔ ہم فوج میں آنے سے بہت پہلے تک یہی سمجھتے رہے کہ "فوجی ٹیم"فوجیوں کو لانے اور لے جانے کے لیے ہوتا ہو گا۔ لیکن جب ایک آدھ بار اس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا تو پتہ چلا کہ فوجیوں کو لانے اور لے جانے کے لیے نہیں البتہ فوجیوں تک پہنچانے والا ٹائم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب اتنی تیز رفتاری سے دوڑتی، ڈڈو بس "کھڈے مڈے" سے گزرے گی، بس کی بس ہو نہ ہو سواری کی "بس" ضرور ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ بنتی ہے کہ سواری بس سے اتر کر گھر نہیں سیدھی "فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال"میں جا کر ہی رکتی ہے۔"(۵)

کرنل اسد نے عسکری الفاظ اور فوجی اصطلاحات کو کمال ہنر مندی سے اپنی تحریروں کا حصہ بنایا ہے۔ دوڑے چل، فراگ جمپ، چن اپ، ون مائیل، تھری پوائنٹ ٹو کلو میٹر، لنگر، میس، انسپکشن، بریفنگ، کورس، ایکسرسائز، کال آف، ایلچی، ماڈل روم، آئی ایس ایس بی، کمیشن، لیفٹیننٹ، ڈرل اسٹک، رپورٹ بیک، ریسکیو اسکواڈ، ریہرسل، کنٹوپ، ریکمنڈیشن لیٹر، رنگروٹی پٹھو اور اس طرح اور بہت سے ایسے الفاظ ہیں جو آپ کی اس کہانی میں فوجیوں کے طرح "اٹینشن" کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ نے سب الفاظ کو بہت سلیقے اور مہارت سے استعمال کیا ہے۔ کہ ہر الفاظ اپنی اپنی جگہ پر اپنے کام کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے۔ وہ سادہ اور ہلکے پھلکے انداز سے پی ایم اے کی کہانی کو نہایت مزاحیہ انداز میں بیان کرتے ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل عارف محمود ایک جگہ پر آپ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"میجر اسد محمود نے بے جان لفظوں کے متحرک زاویوں سے پاکستان ملٹری اکیڈمی کی جو جان دار تصویر کشی کی ہے۔ وہ جہاں ہلکے پھلکے انداز میں بری فوج کے افسران کی ابتدائی تربیتی یادوں کو تازہ کرتی ہے وہیں عام قاری کو بھی کاکول اکیڈمی کی بھرپور زندگی سے روشناس کرواتی ہے۔ انہوں نے نہ صرف ادب شناسی کی روایات کو مدنظر رکھا ہے بلکہ اس میں عسکری زندگی کی تمام تر توانائیاں ہمارے سامنے جلوہ افروز ہیں۔ تحریر میں عسکری اصطلاحات کو جس خوبصورت پیرائے میں عام فہم اسلوب میں ڈھالا گیا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے۔"(۶)

اپنی تحریروں میں لطیفہ گوئی کے ذریعے طنز و مزاح پیدا کرنا بھی ایک فن ہے۔ اس لیے عساکر پاکستان میں سے چند ایک مزاح نگاروں نے لطیفہ گوئی کے ذریعے بھی اپنی تحریر کے حسن کو بڑھایا ہے۔ ایسے کرنے سے جہاں تحریر کی رنگینی و روانی میں اضافہ ہوا ہے وہاں مصنف کا مطالعہ اور مشاہدہ بھی قاری پہ عیاں ہوا ہے۔ لفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان نے جہاں متضاد الفاظ اور تکرار لفظی سے مزاح پیدا کیا ہے وہاں پر انھوں نے کہیں کہیں لطیفہ سنا کر بھی قاری کو ہنسانے کی کوشش کی ہے لیکن ایسا کرنے سے ان کی تحریروں میں کسی جگہ کوئی فنی جھول دیکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ ان کے اسلوب میں ایک رچاؤ اور گھلاؤ مسلسل باقی رہتا ہے۔ قاری ان کی کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے کہیں بھی نہیں تھکتا اور نہ ہی کسی جگہ کوئی بوریت کا احساس ہوتا ہے ان کے ہاں ایک لطیفہ دیکھیں:

کرنل صاحب نے اسلوب کی دلکشی اور معیار کو برقرار رکھتے ہوئے کیڈٹ کہانی میں اردو، انگلش اور پنجابی کے الفاظ کو یوں پیش کیا ہے کہ قاری ہنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ساتھ ساتھ وہ اپنے کورس میٹ اپنے جونیئر اور سینئر آفیسروں کے جذبات، احساسات اور نفسیات کو اس انداز سے پیش کرتا ہے کہ تحریر میں طنز وظرافت کا رنگ ابھر کر سامنے آجاتا ہے۔ کرنل صاحب نے دوسرے لوگوں پر طنز کی ہے مگر طنزیہ انداز اچھوتا اور نرالہ ہے۔ جس سے کسی کی تضحیک نہیں ہوتی بلکہ استہزائیہ انداز میں ہلکی پھلکی چوٹیں محسوس ہوتی ہیں۔ کرنل صاحب کے اس اقتباس میں مزاح اور طنز کا ایک انداز دیکھیں:

”اسٹوڈنٹ جب دیر سے کلاس میں پہنچا تو استاد نے پوچھا!

برخوردار تم دیر سے کیوں کلاس میں آئے!

اسٹودنٹ:انفٹری مین کی طرح سیدھا سادھا اور اسٹریٹ فارورڈ تھا!

جواب میں بولا:

سر:رات بارش کے سبب راستے میں کیچڑ تھا، میں ایک قدم آگے بڑھتا تو پھسل کر دو قدم پیچھے ہو جاتا بس اسی لیے دیر ہو گئی۔

ماسٹر صاحب بھی پرانے بندے تھے انہیں بات ہضم نہ ہوئی۔

فوراً بولے!

بکومت!یہ دوسرا بچہ بھی تمہارے محلے کا ہے۔وہ کیسے وقت پر سکول پہنچ گیا۔

اس پر پہلے کے اسٹوڈنٹ نے جواب دیا:دوسرا بچہ جس کا اشارہ ماسٹر صاحب نے دیا تھا، چہک کر بولا!ماسٹر جی یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔میں نے تو منہ گھر کی جانب کر رکھا تھا اس لیے سکول پہنچ گیا“(٧)

”کورس پر روانگی سے پہلے کچھ آفیسرز تیاری کرتے اور کچھ تیاری فرماتے ہیں۔ جو لوگ تیاری کرتے ہیں وہ کورس کو اچھے طریقے سے کر گزرتے ہیں جبکہ جو احباب تیاری فرماتے ہیں وہ سر غوری کی طرح سارے رینکس اسی ایک فرمان کو پورا کرنے میں گزار دیتے ہیں ہمیں یاد ہے ہماری یونٹ میں ”آدھے تیتر،آدھے بٹیر“ صلاحیتوں کے مالک کئی کورس سینئر آفیسر پائے جاتے تھے۔ان کے سامنے ”اک دونی، دونی،دو دونی چار “کہنے کا مطلب صرف کہنے والے کو معلوم ہوتا تھا جبکہ موصوف کے سامنے ”دو جمع دو پانچ“ کو”ٹو پلس ٹو،فور“ہی مانا جاتا تھا۔آپ کمانڈرز کی جانب سے انگریزی میں ملنے والے آرڈرز کو ڈائری پر اردو میں تحریر فرماتے اور پہلی پر میٹرک پاس ”میس حوالدار“ سے انگریزی میں حساب طلب فرماتے۔موصوف نے کپتانی لگانے کے لیے جتنی محنت فرمائی اسے کئی گناہ زیادہ زحمت پلٹن نے اٹھائی تھی۔“(٨)

کرنل اسد محمود کا انداز تحریر نکھرا نکھرا اور اُجلا اُجلا ہے۔ وہ قاری کی انگلی پکڑ کر پی ایم اے کے گیٹ سے شروع ہوتے ہیں اور کپتان بننے تک راستے میں جتنی منزلیں اور مشکلیں آتی ہیں۔ سب سے آشنا کرواتے ہیں۔ وہ عسکری تربیت، پیشہ وارانہ ٹریننگ اور ایڈم کے تمام معاملات کو اپنی اس کتاب میں پیش کرتے ہیں۔ مگر آپ کا اسلوب بیان کسی جگہ بھی قاری کو انگلی چھڑانے پر مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ قاری ہنستا کھیلتا اور اٹکھیلیاں کرتا ہوا کرنل اسد محمود خان کے ساتھ بھاگتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ آپ کے ہاں لفظی ادل بدل، شگفتہ طنز، شائستگی، لطیفہ گوئی اور واقعاتی مزاح کے ساتھ ساتھ کرداری مزاح کی بہت سی ندیاں بہتی ہوئی دیکھائی دیتی ہیں۔ ”کیپ تان“ کا ہر صفحہ مزاح کا ایک نیا رنگ لے کر آتا ہے۔ کرنل صاحب کی کتاب ”کاکول پریڈ اور لاف ٹین“ کے بعد ”کیپ تان“ بھی عسکری مزاح کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ کرنل اسد محمود خان نے سید ضمیر جعفری، کرنل محمد خان، بریگیڈیئر صدیق سالک، مرزا محمود سرحدی، حوالدار ایوب صابر اور کرنل اشفاق حسین کے اس مزاحیہ ”سکواڈ“ میں شامل ہو کر عسکری طنز و مزاح کی روایت کو برقرار رکھا۔

حوالہ جات

۱۔ اسد محمود، لیفٹیننٹ کرنل، لاہور: البلال پبلشنگ کمپنی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۰

۲۔ ایضاً، ص ۳۷

۳۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر، عساکر پاکستان کی ادبی خدمات اردو نثر میں، لاہور: سانجھ پبلی کیشنز، ۲۰۱۹ء، ص ۱۹۰

۴۔ اسد محمود، لیفٹیننٹ کرنل، لاہور: البلال پبلشنگ کمپنی، ۲۰۱۵ء، ص۱۴۴

۵۔ ایضاً، ص۲۲

۶۔ عارف محمود، لیفٹیننٹ کرنل، دیباچہ، کاکول پریڈ، واہ کینٹ، دوسرا ایڈیشن، جون ۲۰۱۰ء، ص۱۱

۷۔ اسد محمود، لیفٹیننٹ کرنل، لاہور: البلال پبلشنگ کمپنی، ۲۰۱۵ء، ص۲۶

۸۔ ایضاً، ص۱۷۴